# مسلمان اور سائنس

پرویز امیر علی ہود بھائی

مشعل

MeraBook.org

# مسلمان اور سائنس

پرویز امیر علی ہود بھائی

**The free electronic download of this book has been made possible by the generous financial assistance provided by:**

**The Eqbal Ahmad Foundation**

مشعل بکس

آر بی۔۵، سیکنڈ فلور، عوامی کمپلیکس، عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن
لاہور۔54600، پاکستان

MashalBooks.org

**پرویز امیر علی ہود بھائی** قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں پروفیسر ہیں اور پاکستان کے معروف سائنسدانوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ہود بھائی نے امریکہ کی بہترین یونیورسٹی ایم آئی ٹی سے BSc, MSc اور PhD کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ان کے 65 سے زائد تحقیقی مقالے فزکس کے بین الاقوامی جریدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کو بیکر ایوارڈ (شعبہ Electronics)، عبدالسلام ایوارڈ (شعبہ ریاضی) اور فیض احمد فیض ایوارڈ (شعبہ تعلیم) سے نوازا گیا ہے۔ ڈاکٹر ہود بھائی نے امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں میں پڑھایا ہے اور مختلف لیبارٹیریوں میں تحقیقی کام کیے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے پاکستان ٹیلی ویژن کے لیے تین پروگراموں کے سلسلے بنائے ہیں، جن کا تعلق سائنس اور تعلیم کے ساتھ ہے۔

MashalBooks.org

# مسلمان اور سائنس

پرویز امیر علی ہود بھائی

کاپی رائٹ اردو (c) 2005 مشعل بکس

پہلی اشاعت 2002
دوسری اشاعت 2003
تیسری اشاعت 2005

ناشر : مشعل بکس
آر۔بی۔۵، سیکنڈ فلور،
عوامی کمپلیکس، عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور۔54600، پاکستان
فون و فیکس: 042-35866859
E-mail: mashbks@brain.net.pk
http://www.mashalbooks.org

MashalBooks.org

# فہرست


| | |
|---|---|
| اظہار تشکر | 8 |
| دیباچہ | 9 |
| پیش لفظ | 14 |
| **باب ایک** | |
| تعارف | 17 |
| **باب دوم** | |
| سائنس کیا ہے اور کیسے شروع ہوئی؟ | 25 |
| حقائق | 27 |
| قوانین | 27 |
| مفروضات | 28 |
| نظریہ | 28 |
| استنباط واستقراء | 29 |
| سائنسی طریقہ | 29 |
| سائنسی اور غیر سائنسی نظریات میں فرق | 31 |
| سائنسی طریقہ کار کی ابتداء کیسے ہوئی | 33 |
| کیا کوانٹم فزکس نے سائنس کو تباہ کر دیا؟ | 36 |
| کیا جدید سائنس مغربی سائنس ہے؟ | 41 |
| **باب تین** | |
| کلیسیا اور سائنس کا ٹکراؤ | 44 |
| **باب چار** | |


MashalBooks.org

اسلامی ملکوں میں سائنس کی موجودہ حالت 53
سائنس کی پیائش 55
پیداواری عمل میں سائنس کا استعمال 55
سائنس اور سائنس دان 59
تعلیمی نظام میں سائنس کا مقام 63
سائنس کا مطمح نظر 75

**باب پانچ**

پسماندگی کے اسباب، مسلمانوں کے تین تجزیے 80
احیاء اسلام 84
اجتہادی رویہ 89
سید احمد خان 89
سید امیر علی 92
علیت پسندوں کا رویہ 95
حاصل کلام 100

**باب چھ**

بکائل، نصر اور سردار.....اسلامی سائنس کے تین مبلغ 101
سید حسین نصر 107
ضیاء الدین سردار 115

**باب سات**

کیا سائنس اسلامی بھی ہوسکتی ہے؟ 118
کیا مارکسی سائنس ہے یا ہوسکتی ہے؟ 123
تیسری دنیا کی سائنس 126

**باب آٹھ**

مسلم سائنس کا عروج 129


MashalBooks.org

یہ اسلامی سائنس تھی یا مسلم سائنس؟ 132

کیا مسلمانوں کے سنہری دور کی سائنس عرب سائنس تھی؟ 135

کیا ازمنۂ وسطے کے مسلم معاشرے نے سائنس کو قبول کرلیا تھا؟ 138

**باب نو**

مذہبی کٹر پن اور مسلم سائنس 143

کٹر پن کے خلاف معتزلہ کی بغاوت 145

کٹر پن کا جوابی حملہ 151

الغزالی کے ہاتھوں عقل پرستوں کی شکست فاش 155

علت اور معلول کے متعلق غزالی کا نظریہ 156

ریاضی اور سائنس پر غزالی کے خیالات 157

تجریدی علم پر غزالی کا نظریہ 159

**باب دس**

پانچ بڑے بدعتی 161

الکندی 162

الرازی 164

ابن سینا 165

ابن رشد 168

ابن خلدون 170

**باب گیارہ**

اسلامی دنیا میں سائنسی انقلاب کیوں نہیں آیا؟ 173

رویوں یا انداز فکر پر مبنی اسباب 175

مسلم تعلیم کا کردار 180

روایتی تعلیم 181

جدید تعلیم 181


MashalBooks.org

| | |
|---|---|
| مسلم قانون کا رول | 186 |
| اقتصادی اسباب | 189 |
| استخراجی اقتصادیات | 190 |
| خودمختار ادارے | 191 |
| سیاسی اسباب | 193 |
| **باب بارہ** | |
| مستقبل کے لیے کچھ معروضات | 196 |
| **باب تیرہ** | |
| اسلامی سائنس کیا ہے؟ | 204 |
| سائنسی معجزات کی کانفرنس | 205 |
| اسلامی سائنس کے عجیب وغریب نتائج | 206 |
| کیا یہ سائنس ہے؟ | 211 |
| اصول تکذیب، سائنس کی کسوٹی | 213 |
| حقیقت میں اسلامی سائنس کیا ہے؟ | 216 |
| سیاسی جڑیں | 218 |


MashalBooks.org

# اظہار تشکر

یہ کتاب دس سال پہلے انگریزی زبان میں لاہور سے شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد میں نے اردو میں لکھنا چاہا لیکن مختلف مصروفیات کی وجہ سے یہ کام مکمل نہ ہو سکا۔ اس کے بعد چند دوستوں نے اس کا ترجمہ کرنے کی پیش کش کی اور اس میں سب سے نمایاں کردار جناب احسن علی خان مرحوم نے ادا کیا۔ وہ ایک مانے ہوئے ادیب اور دانشور تھے اور انہوں نے یہ کام نہایت محنت اور خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اس کے لئے میں مرحوم کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اس کے علاوہ سید محمد حامد اور جمیل عمر نے بھی کتاب کے مختلف حصوں کا ترجمہ کیا تھا اور میری حوصلہ افزائی کی۔ لیکن یہ کام پایہ تکمیل تک اس وقت پہنچا جب اردو سائنس بورڈ نے اسے شائع کرنے کی پیش کش کی اور اسے جلد مکمل کرنے کے لئے مجھے مجبور کیا۔ لیکن وہ بھی یہ کتاب شائع نہ کر سکے۔ اب مشعل یہ کتاب شائع کر رہا ہے۔ آخر میں میں جناب خادم حسین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے میرے ساتھ مل کر سارے مسودے پر نظر ثانی کی اور اسے آخری شکل دی۔

پرویز امیر علی ہود بھائی
اسلام آباد 2002ء

MashalBooks.org

# دیباچہ

''اس میں کوئی شک نہیں کہ کرہ ارض پر تمام ممالک میں سے اسلامی ممالک سائنس کے میدان میں سب سے پسماندہ ہیں۔ اس کمزوری کے خطرات کو واضح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ آج کل کے زمانے میں کسی معاشرے کی بقا کا انحصار اس میں موجود سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی وترویج پر ہے''۔

ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے اس کتاب کا دیباچہ لکھنے کی خواہش کا اظہار کرنے کے بعد مجھے اپنا وعدہ ان الفاظ میں یاد دلایا: ''یاد کیجئے کہ آپ اس شرط پر دیباچہ لکھنے کے لئے رضا مند ہوئے تھے کہ آپ کتاب میں بیان کردہ خیالات سے متفق ہوں۔ مجھے توقع ہے کہ آپ کو کوئی سنگین اختلاف نہیں ہوگا۔ لیکن اگر آپ کو اس کے کچھ حصوں سے اختلاف ہو، تو بھی میں چاہتا ہوں کہ آپ نہ لکھنے کی بجائے ایک تنقیدی مضمون لکھیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ایک مختلف نقطہ نظر کے اضافے سے کتاب میں توازن پیدا ہوگا''۔ کتاب میں لکھی گئی کسی بھی بات سے میں اختلاف نہیں کر سکا۔ اس کے برعکس:

**(الف)** میں ڈاکٹر ہود بھائی کی اس بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں کہ اسلامی دنیا میں سائنس کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ (میں اس اقتباس کا اعادہ کرتا ہوں جو اس صفحہ کے شروع میں ہے اور جس سے کتاب کا چوتھا باب شروع ہوتا ہے)

**(ب)** مذہبی کٹر پن اور عدم رواداری ایسے عناصر ہیں جو اسلام کے گزشتہ دور میں سائنس کی

پھلتی پھولتی زندگی کو ختم کرنے کے ذمہ دار تھے۔ سائنس اس صورت میں فروغ پاتی ہے جب اس پر کام کرنے والوں کی ایک خاصی تعداد نے اپنا حلقہ بنا لیا ہو' سائنس دان سنجیدگی کے ساتھ کام کر رہے ہوں اور انہیں تجرباتی و کتابی سہولتیں حاصل ہوں اور وہ ایک دوسرے کے کاموں پر کھلے طور پر تنقید بھی کر سکتے ہوں۔ یہ شرائط عصر حاضر کا اسلام پورا نہیں کرتا۔

(ج) میں اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ سید حسین نصر اور ضیاء الدین سردار تہذیب و تمدن کی جگہ مذہب کو سائنس کا محرک بنا کر درحقیقت سائنس کو بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ میں اس بیان سے اتفاق کرتا ہوں کہ صرف ایک عالمی سائنس کا وجود ہے اور اس کے مسائل نیز طریقہ ہائے کار بین الاقوامی ہیں۔ اسی طرح' جس طرح ہندو سائنس' یہودی سائنس' کنفیوشسی سائنس' عیسائی سائنس' وغیرہ جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔

(د) میں اس بات سے متفق ہوں کہ جس قسم کی اسلامی سائنس کی حوصلہ افزائی صدر ضیاء الحق نے کی' وہ ڈھونگ تھی اور اس پر جن سائنس دانوں نے عمل کیا (اور ان سائنس دانوں کو بجا طور پر ہود بھائی نے تنقید کا نشانہ بنایا ہے) ان کو ایسے کاموں پر شرمندہ ہونا چاہیے جو انہوں نے سائنس کے نام پر کئے ہیں۔

(ہ) میں اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ عملیت اور حقیقت پسندی ایک ایسا طریق کار فراہم کر سکتی ہے جس کے ذریعہ مسلم ممالک میں حقیقی سائنس دوبارہ پروان چڑھ سکتی ہے۔

مجھے البتہ یہ اعتراض ضرور ہے کہ اپنے تجربے کے آخری حصہ کو ہود بھائی نے کما حقہ آگے نہیں بڑھایا ہے۔

کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا حصہ ان ابواب پر مشتمل ہے جو مسلم دنیا میں سائنس اور تعلیم کی صورت حال کو بیان کرتے ہیں۔ دوسرا حصہ ان ابواب پر مشتمل ہے جو اسلام میں سائنس کی تاریخ بیان کرتے ہیں اور سائنس کی ان تشریحات کا جائزہ لیتے ہیں جو ضیاء کے دور میں پاکستان میں کی گئی ہیں۔

میں پہلے اس کتاب کی خوبیاں بیان کروں گا۔ مثال کے طور پر کیتھولک مذہب اور سائنس کے درمیان صدیوں پر پھیلی ہوئی لڑائی (جس کی دس مثالیں دی گئی ہیں) کے متعلق باب کلی طور پر بہترین ہے۔ اس طرح مصنف اسٹیون وینبرگ اور میرے کام کا حوالہ دے کر کہتا ہے کہ اس

وجہ سے ہم دونوں کے کام میں کوئی بنیادی فرق نہیں پڑا کہ میں ''خدا پر پکا یقین رکھنے والا اور وائن برگ پکا ملحد ہے''۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ مصنف نے سچ کہا ہے۔ ہم دونوں جغرافیائی اور نظریاتی اعتبار سے ایک دوسرے سے بہت دور تھے۔ اس کے باوجود ایک ہی وقت میں ہم نے کمزور اور برقیاتی مقناطیسی قوتوں کو متحد کرنے کا ایک ہی نظریہ طبیعیات دریافت کیا۔ اگر میری سوچ میں قوتوں کے اتحاد کا کوئی تصور تھا تو وہ غیر شعوری طور پر میرے اسلامی پس منظر سے ماخوذ تھا۔ مصنف نے نہایت خوبی کے ساتھ اسلامی تاریخ میں سائنس کے مقام کا جائزہ لیا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا' میرا واحد اعتراض یہ ہے کہ ہود بھائی نے وضاحت کے ساتھ یہ نہیں بتایا کہ ہماری صورت حال کا علاج کیا ہے۔ مثال کے طور پر وہ یہ بنیادی سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا اسلام میں سائنس ہمیشہ کے لئے مر چکی ہے؟ یا یہ اس وقت تک زندہ نہیں ہوگی جب تک کہ مسلمان کٹر پن نہیں چھوڑیں گے؟ ہود بھائی اپنی کتاب میں اس بحث کو آخری منزل تک نہیں پہنچاتے۔

ذاتی طور پر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آج کی اسلامی دنیا قدرتی طور پر مختلف ثقافتی حصوں میں منقسم ہے۔ جہاں تک سائنس اور ٹیکنالوجی کا سوال ہے یہاں بھی اسلامی دنیا قدرتی طور پر مختلف ثقافتی وتہذیبی حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ مجھے اس نکتہ کو واضح کرنے کی اجازت دیجئے

**1-** خلیجی ریاستوں کے عربوں کے پاس بہت دولت ہے۔ وہ چاہتے تو تمام اسلامی دنیا میں سائنس کو فروغ دینے کا ذمہ لے سکتے تھے۔ وہ اب بھی یہ کام کر سکتے ہیں لیکن انہوں نے دنیائے اسلام کو تو کجا دنیائے عرب کے لئے بھی ایسی کوئی ذمہ داری محسوس نہیں کی ہے۔

**2-** چوتھے باب میں ہود بھائی انسٹی ٹیوٹ آف سائنٹیفک انفارمیشن کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ علی الترتیب مصر' ایران' پاکستان' نائجیریا' ترکی' ملائشیا اور لبنان نے 1976ء کے دوران سب سے زیادہ سائنسی لٹریچر پیدا کیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مصر میں سائنس دانوں کی تعداد دیگر مسلم ممالک کی نسبت زیادہ ہے لیکن انجینئرنگ اور کم درجہ کی ٹیکنالوجی کو چھوڑ کر دیگر سائنسی شعبوں میں مصریوں کا معیار چنداں بلند نہیں ہے۔

**3-** ایران وعراق کے درمیان جنگ ختم ہونے کے بعد ایران اب اس حیثیت میں ہے کہ سائنس میں اپنی قدیم فضیلت کو دوبارہ حاصل کر لے۔ میں نے ایران کے جوانوں میں علم کی

تشنگی دیکھی ہے اور میں نے حالیہ دورے کے دوران خود دیکھا ہے کہ ایران کے شیعہ علماء بھی سائنسی علوم کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔

**4-** پاکستان کو ایک ایسے حکمران کا انتظار ہے جسے سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی ایسی ہی لگن ہو جیسی کہ ہندوستانی سائنس کی ترقی کے لئے جواہر لال نہرو کے دل میں تھی۔

**5-** انڈونیشیا کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں اس ملک کو اچھی طرح نہیں جانتا۔

**6-** گو بنگلہ دیش کے جوان مردوں اور عورتوں میں سائنس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی بڑی خواہش ہے، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس ملک میں مفلوک الحالی سائنسی ترقی کی راہ میں حائل ہے۔

**7-** دنیائے اسلام میں دیگر ممالک کم اہمیت کے حامل ہیں۔ البتہ سوڈان میں سب سے زیادہ محنتی سائنس دان پائے جاتے ہیں۔ ترکی یورپ میں شامل ہونے کی خواہش کے باعث سائنس کے میدان میں ترقی کر سکتا ہے۔ الجیریا کے لوگ اپنی بھرپور توانائی کے باعث اور شاید تیونس اور عراق بھی سائنس کی راہ پر آگے بڑھ سکتے ہیں۔

یعنی اس کتاب میں ایک بہت درست بات اسلام میں علماء کے مرتبے سے متعلق کہی گئی ہے یعنی اسلام میں کوئی کلیسا نہیں تھا اور نہ ہی مذہبی اختیارات کا کوئی واحد مرکز تھا لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اگر ایک طرف فرد کو اخلاقی طور پر یہ اختیار تھا کہ وہ ملاؤں کی مدد کے بغیر نظریے کی تفسیر کر سکتا تھا تو دوسری طرف اس کی وجہ سے ایک تنظیمی کمزوری بھی پیدا ہوئی جو آخرکار سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے ہی نہیں بلکہ اسلام کی سیاسی اور اقتصادی قوت کے لئے بھی مہلک ثابت ہوئی۔

میں علماء سے پوچھتا رہا ہوں کہ وہ اپنے وعظ میں مسلمانوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی حاصل کرنے کی تلقین کیوں نہیں کرتے۔ یہ نصیحت آٹھ میں سے کم از کم ایک وعظ میں تو ہونی چاہیے کیونکہ قرآن حکیم کا کم از کم آٹھواں حصہ تو ''تفکر'' اور ''تسخیر'' یعنی سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق ہے۔ علماء میں سے زیادہ تر کا جواب یہ ہوتا ہے کہ وہ یہ تلقین کرنا پسند کریں گے، لیکن وہ جدید سائنس سے کافی واقفیت نہیں رکھتے۔ وہ تو صرف ابن سینا کے عہد کی سائنس جانتے ہیں۔ تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز (جسے ہود بھائی کی اس کتاب کے جزوی کفیل ہونے کی

سعادت حاصل ہے ) اس صورت حال کا علاج ایسی کتابیں لکھوا کر کر رہی ہے جو ان کی مذہبی درس گاہوں کے نصاب میں شامل کی جاسکیں۔

آخر میں، میں یہ کہوں گا کہ ہمارے اسلامی ملکوں میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو ترقی دینے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات پر عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے۔

**1-** سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے والوں کی تعداد اتنی ضرور ہونی چاہیے کہ وہ معاشرے میں تبدیلی کا ماحول پیدا کرسکیں پھر ان سائنس دانوں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیے کہ وہ تحقیق و ترقی کے لئے اپنی ایسی انجمنیں بنائیں جن کا اپنا ضابطہ اخلاق اور طریقہ کار ہو۔

**2-** ہمیں خالص سائنسی مضامین کے ماہر چاہئیں جو تعلیم دے سکیں اور عملی سائنس اور اعلیٰ ٹیکنالوجی اختیار کرنے والوں کے لئے رہبری کے فرائض انجام دے سکیں۔

**3-** یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آج کے زمانے میں عملی سائنس اور اعلیٰ ٹیکنالوجی دولت کے سرچشمہ ہیں۔ ایک بار دولت کمانے کی اس اہلیت کا عملی مظاہرہ کر دیا جائے تو پھر حکمرانوں اور علماء کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے کاموں میں دخل دینا مشکل ہو جائے گا۔

**4-** مسلم اہل سائنس پر لازم ہے کہ وہ دوسرے ملکوں میں اپنے ہم پیشہ سائنس دانوں سے بین الاقوامی تعلق قائم رکھیں تا کہ وہ سائنس و ٹیکنالوجی میں وہی معیار حاصل کرسکیں جو بین الاقوامی طور پر رائج ہے۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ ایسے شواہد موجود ہیں جن کی بنا پر سائنسی ترقی کے ضمن میں ہمیں پر امید رہنا چاہیے۔ مثال کے طور پر پچیس سال کی مسلسل تگ و دو کے بعد پہلی بار خلیج سے کچھ رقوم فراہم کی گئی ہیں۔ یہ رقوم کویت میں قائم عرب فنڈ فار اکنامکس اینڈ سوشل ڈویلپمنٹ کی طرف سے ملے ہیں، جن میں سے اس سال ٹرسٹ سنٹر کو عربوں کے لئے اڈھائی لاکھ ڈالر دیئے گئے ہیں۔ اگر ہم کو ایسی ہی رقوم دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی مل سکیں تو اسلامی ممالک میں کم از کم فزکس کا مستقبل نسبتاً زیادہ روشن ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالسلام (مرحوم)

1990ء

MashalBooks.org

# پیش لفظ

یہ کتاب میں نے کسی سوچے سمجھے منصوبے کے تحت نہیں لکھی بلکہ ملک کی صورت حال نے مجھے اپنے قلم کو جنبش دینے پر مجبور کیا۔ اس کتاب کے خیال کی ابتدا اسلام اور سائنس کے موضوع پر اس لیکچر سے ہوئی جو میں نے مئی 1984ء میں لاہور ایجوکیشن سوسائٹی کی دعوت پر دیا تھا۔ وہ زمانہ ملک کے لئے عموماً اور اہل قلم کے لئے خصوصاً ایک مشکل دور تھا۔ سرکاری لائن سے انحراف برداشت نہیں کیا جاتا تھا' یونیورسٹیوں کے کئی پروفیسر (جن میں قائداعظم یونیورسٹی کے میرے کچھ ساتھی بھی شامل تھے) صرف اس لئے قید و بند اور اذیتوں کے مستحق ٹھہرے کہ انہوں نے ایسے نظریات اور آراء کے اظہار کی جسارت کی جو حکمرانوں کو ناپسند تھے۔

اس دور میں اسلام کے متعلق نئی حکومت کے اقدامات اور منصوبوں کو تقویت پہنچانے کے لئے خوشامدی حضرات معاشرے کی ہر چیز کو اسلامی بنانے کی دھن میں لگ گئے۔ حتیٰ کہ سائنس بھی اس عمل سے محفوظ نہ رہ سکی۔ پاکستان کے سائنسی اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز افراد اس کام کے بہت بڑے حامی تھے۔ اپنی ساکھ بنانے اور حاکم وقت کی خوشامد کے لئے ان نام نہاد سائنس دانوں نے دلیل و منطق کو ہی نہیں بلکہ دین اسلام کی ہر عقلی تفسیر کو بھی پامال کیا۔ بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ انہوں نے مختلف اوٹ پٹانگ دریافتوں کا دعویٰ کیا۔ مثال کے طور پر آئن سٹان کے نظریہ اضافیت کے ذریعہ یہ دریافت کیا کہ جنت ہم سے دور بھاگتی جا رہی ہے اور اس کی رفتار روشنی کی رفتار سے ایک سینٹی میٹر فی سیکنڈ کم ہے۔ پھر ایک ڈاکٹر صاحب جو